

GILLETTE: BILLED AFTER DEATH

FERDINANDO FREGA



GILLETTE: موت کے بعد کا بل

The Art of Attraction · 07

مرنا کبھی مسئلہ نہیں بنا تھا۔ مجھ جیسے آدمی کے لیے واحد فکر جگہ کا انتخاب تھی، اور اگر مجھے یہ موقع دیا جاتا، تو میں یقیناً سب سے بہترین جگہ چنتا: کسی ایسی عورت کا بستر جسے میں نہ جانتا ہوں۔

میری نظر میں، جو ہم ہیں اور جو ہم بنیں گے اُس کے درمیان منتقلی کا یہ کہیں سب سے عمدہ مقام تھا، ہمیشہ اس منصوبے کے ساتھ کہ جہیز کے طور پر لذت کی ایپ ساتھ لے جاؤں۔

باباہاہاہا

کلینیکل کوما کے چھ دوروں نے کوشش کی اور ناکام رہے، اور زندگی کی امید کا اعلان موٹے موٹے لفظوں میں اڑتالیس گھنٹوں اور زیادہ سے زیادہ تیس دن کے درمیان کیا گیا۔ مگر یہ پیش گوئیاں کرنے والے اکثر ڈاکٹر ہوتے تھے — وہ جن کے نسخوں کی قیمت سرکاری صحت کا نظام ادا کرتا ہے، اور صرف وہی نہیں: وہ بھی جو دوا ساز کمپنیوں کے لیے مخصوص نسخوں میں چھپی فیسوں پر اپنی محبوبہ کے ساتھ چھٹیاں منانے جاتا ہے — اور کبھی، پرگز کبھی، موسمیات کے کسی ماہر کی سچی پیش گوئی نہیں۔

اور ہر بار، بستر کے پاس، پڑا ہوتا — وقت کا پابند، اور جہاں تک مجھے یاد ہے ہمیشہ وہی ایک، وہی ساخت اور رنگ، وہی تفصیلات، ہوا کے لیے کوئی سوراخ نہیں، جیسے ناپ کر بنایا گیا ہو — ایک تابوت جس پر نام کی تختی تھی: فرڈیننڈو فریگا۔

کوئی مسکراتا نہیں تھا، مگر وہ ہمیشہ وہیں رہتا، انتظار میں، جبکہ جہنم کا بورڈ یہ فیصلہ کرتا کہ آیا مجھے زمین پر چھوڑنا زیادہ فائدہ مند ہے، جہاں میں gillettenarrative.com کے ساتھ سب کی ناک میں دم کیے رکھوں، یا مجھے اُس جگہ منتقل ہونے دیا جائے، جہاں نہ فون

ہے نہ پیسہ، جہاں میں شاید ایک نیا ALFHABETDEVIL بنا ڈالتا جو یقیناً اُن کے موجودہ ڈھانچے کو بھی ہلا کر رکھ دیتا۔

اور جب یہ واضح ہو گیا کہ مجھے زمین پر ہی رہنا ہے، تو ایک دن کفن دفن کی کمپنی کا بل بھی آ پہنچا، تفصیلات اور اخراجات کی مدوں میں اس بیان کے ساتھ:

جنازہ گاڑی کے 6 پڑاؤ؛

تابوت کی بکنگ؛

دوہرے خول والا ماڈل، سائز XXL؛

تیس گھنٹوں کے لیے آٹھ جنازہ بردار؛

دیکھ بھال اور اسٹینڈ بائی کے ساتھ انتظار کا وقت؛

ٹیکس اور VAT۔

سود اور قدر میں اضافہ۔

کل: 3500 یورو، بل کی تاریخ سے 30 دن کے اندر بینک ٹرانسفر کے ذریعے قابل ادائیگی۔

اس سحر میں گرفتار، میں وصول کنندہ کی تفصیلات دیکھنے گیا، یہ یقین کیے ہوئے کہ یہ کوئی غلطی ہے، اور اس کے بجائے مجھے اپنی ہی تفصیلات ملیں، بالکل درست۔ کوئی شک نہیں تھا: مردے کو زندہ کا بل ادا کرنا تھا، اور مطالبہ ہر بحث سے بالاتر تھا۔

مگر کوئی نہیں جانتا تھا کہ میں ایک ایسا شخص ہوں جس کی تمہیں توقع نہیں ہوتی۔ ہسپتال سے نکل کر، اپنے فارغ وقت میں اور گھر پر طویل انتظار کے دوران، میں نے کفن دفن کی کمپنی کو فون کرنے کا اہتمام کیا، خود کو مرحوم کا بیٹا ظاہر کر کے۔ کچھ وقت لگانے کے بعد، ایک لطیفے کے بعد دوسرا، اور سیکرٹری کی ہمدردی جیتنے کے بعد، میں نے اُسے کھانے پر بلایا، اور اُسے قبول کرنے میں کوئی دقت نہ ہوئی۔ آخر میں تو بس مرنے والے کا بیٹا تھا۔

میں معاملے کو اپنی آنکھوں سے دیکھتا اور سمجھتا کہ بعد میں کیا ہوتا ہے، جب کسی آدمی کو تعریف کے اعتبار سے مردہ سمجھ لیا جاتا ہے — مگر میں اسے زندہ رہ کر سنا سکتا۔ یہی بات مجھے مسحور کرتی تھی۔

میں اُسے اُس کے گھر سے لینے گیا۔ اُس نے ایک تیز، میٹھی خوشبو لگا رکھی تھی، اُس قسم کی جو کہتی ہے مجھے لے چلو، میں تمہاری ہوں۔ وہ تقریباً چالیس برس کی تھی، جوانی کی پہلی بہار میں تو بالکل نہیں۔

میں اُس سے خاصا بڑا تھا، مگر میرے خاندان میں عمر ہمیشہ ایک رائے رہی تھی، پیدائشی سرٹیفکیٹ پر لکھی کوئی حقیقت نہیں، اور ویسے بھی، بستر میں شناختی کارڈ لے کر نہیں جاتے: وہ تو چرچ کے لیے ہوتا ہے، جب شادی کرو۔

کھانے کے بعد میں نے موت کے بل پر اعتراض کیا — خود خدمات پر نہیں، وہ تو مقدس اور ہر بحث سے بالاتر تھیں، بلکہ اُن کے معیار اور قسم پر، جن پر نہ اتفاق ہوا تھا نہ جو تجویز کی گئی تھیں: آرڈر خود بخود چلا گیا تھا۔ بے چاری نے اس لمحے کی مشکل محسوس کی اور اُس کے پاس مجھے رعایت پیش کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ مگر کتنی؟

میں جارج نہیں لگنا چاہتا تھا — آخر میں ہی وہ مبینہ مردہ تھا — اس لیے میں نے مالی حصہ کسی اور دن پر ٹال دیا، اور وہ مان گئی۔

جب کھانے کا بل ادا کرنے کا وقت آیا، تو جیسے جادو سے، مجھے احساس ہوا کہ میرا بٹوا میرے پاس نہیں ہے، مگر وہ اتنی مہربان اور شائستہ تھی کہ اُس نے کہا وہ سنبھال لے گی، کوئی مسئلہ نہیں۔ مجھے رقم اب بھی یاد ہے: 169 یورو۔

جب ہم نکلے، تو میں اُسے گھر واپس چھوڑ آیا اور معذرت کی۔ میں نے بتایا کہ میرا بٹوا تمام کاغذات سمیت کھو گیا ہے اور اُس شام کے لیے رومانس بھی گمشدہ چیزوں میں ہی رہے گا۔

وہ مسکرائی مگر کوئی تبصرہ نہ کیا۔ اُس نے سر ہلایا، اُس طرح جیسے صرف عورتیں جانتی ہیں۔

تقریباً ایک گھنٹے بعد میں نے اُسے پیغام بھیجا کہ بٹوا مل گیا ہے، اور پھر وہ سطریں جنہوں نے اُسے چونکا دیا:

جانتی ہو، میں وہی ہوں جس کا بل تھا۔

میں نے تمہیں بتایا تھا کہ میں مر چکا ہوں۔

مسئلہ یہ ہے کہ میں اب بھی زندہ ہوں، اور تمہاری کمپنی کا پیسہ خرچ کراتا رہتا ہوں۔

169 یورو اس کا ثبوت ہیں۔

کبھی اُس آدمی پر بھروسا نہ کرنا جو مرتا نہیں۔

Ferdinando